شذرات

المعارف کا مئی ۱۹۷۰ء کا شمارہ چھپنے کو جا چکا تھا کہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء بروز اتوار جناب سید امتیاز علی تاج صاحب نامعلوم قاتلوں کے زخموں کی تاب نہ لا کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس اندوہناک اور دلدوز سانحہ سے نہ صرف لاہور بلکہ پورے برصغیر پاک و ہند کے ادبی و علمی حلقے جو تاج صاحب کی ادبی اور بالخصوص ڈرامائی تحقیقات کی بنا پر ان سے گہری قلبی یگانگت رکھتے تھے، نعرہ اٹھے، اور ان کا یہ صدمہ سب کا صدمہ بن گیا۔

تاج صاحب کی بڑی محبوب شخصیت تھی۔ ان کی شیریں مقالی، ان کی دوست نوازی، ان کی وضعداری اور ادب و ادبیات سے ان کا لگاؤ، ان سب چیزوں نے ہر لکھنے پڑھنے والے کے دل میں ان کے لیے بڑی محبت و احترام پیدا کر دیا تھا۔ اس پر ان کا بے رحم، سفاک قاتلوں کے ہاتھوں بے دردی سے مارا جانا، اس کی ہولناکی ہر ایک نے محسوس کی۔ اور اس پر اپنے رنج و الم کا اظہار کیا۔

جناب سید امتیاز علی تاج کی وفات کے اس افسوس ناک حادثے پر ادارۂ ثقافت اسلامیہ نے ایک قرارداد منظور کی، جس کا متن یہاں دیا جاتا ہے۔ (مدیر)

مجلس نظمائے ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور کا ایک اجلاس سید واجد علی شاہ صاحب کی صدارت میں ۲۳ اپریل ۱۹۷۰ء کو صبح دس بجے ادارہ کی عمارت میں منعقد ہوا، جس میں خواجہ بشیر بخش کے سوا، جو لاہور سے باہر گئے ہوئے تھے، مجلس نظما کے تمام اراکین موجود تھے۔

اس اجلاس میں ڈاکٹر شیخ محمد اکرام، ناظم ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی جو بہ اتفاق رائے منظور کی گئی۔

"اراکین مجلس نظمائے ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ جناب سید امتیاز علی تاج کی المناک اور اچانک موت پر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور سوگوار پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سید امتیاز علی تاج مشہور صاحب علم و فضل بزرگ شمس العلما سید ممتاز علی کے فرزند تھے جو دیوبند